سوال

237

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

، محمد داؤد سوال کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں بیمہ کاری کے متعلق کچھ اختلاف ہوگیا ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ نظام بیمہ اسلام سے متصادم نہیں ہے۔ لہذا یہ جائز ہے اوران کے بقول بہت سے علماء بھی اس کے حق میں فتویٰ دے چکے ہیں۔ جن میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔ کتا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ بیمہ کی خشت اول تعاون محض اورامداد باہمی تھی لیکن جب نظام یہودیانہ زہنیت کی بھینٹ چڑھا تو اسے خالص کاروباری شکل دے دی گئی پھر سود دھوکہ اور جوئے جیسی بدترین عناصر کو اس میں شامل کرکے اس پر سے تعاون محض کی چھاپ کو اتار دیا گیا اوراس میں موجود مفاسد کی تفصیل حسب زیل ہے۔

1۔ سود

بیمہ جو رقم اقساط کی صورت میں کمپنی کو ادا کرتا ہے۔ اگر حادثہ کے وقت اس کے مساوی رقم واپس ملے تو یہ ایک جائز صورت ہے۔ لیکن اسے ادا کردہ رقم سے زیادہ کہیں رقم ملتی ہے۔ یہ زائد رقم سود ہے۔جس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ زائد رقم اس کی ادا کردہ رقم کے عوض ملتی ہے۔ سود بھی ا

2۔ جوا

س کاروبار میں جوے کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ ایک ایسا معاہدہ ہے۔جس میں فریقین اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ وہ دوسرے کو ایک مقررہ رقم جب متعین حادثہ پیش آئے گا۔ تو ادا کرے گا۔ اس لحاظ سے بیمہ کے جوا ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کیوں کہ جو آدمی ایک قسط ادا کرنے ۔

3۔ دھوکہ

(واللہ 237-1)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب